

# فیضانِ نعت

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

اکرم سعید اکرم



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# فیضانِ نعت

(اردو نعتیہ مجموعہ)

اکرم سعید اکرم

احسن پبلی کیشنز فیصل آباد 



نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب جہاں میں  
تو غنچے کھل اُٹھے ہر گلستاں میں  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام جس نے بھی لیا ہے  
مٹھاس اک بھر گئی اس کی زباں میں




آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کہنے سے راحت ملی مجھے  
فیضانِ نعت کی یہ سعادت ملی مجھے  
آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی طفیل ہے یہ علم و آگہی  
اور شعر و شاعری کی فراست ملی مجھے

جب بھی فیضانِ نعتِ محمد ﷺ ہوا  
میری آنکھوں نے شعروں کا بوسہ لیا  
آئی صلِ علیٰ کی صدا بزم سے  
یا محمد ﷺ محمد ﷺ جو میں نے پڑھا

# فیضانِ نعت

اردو نعتیہ مجموعہ

اکرم سعید اکرم

احسن پبلی کیشنز فیصل آباد 

## ضابطہ

(جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں)

نام کتاب	: فیضانِ نعت
شاعر	: اکرم سعید اکرم
صفحات	: ۱۱۲
تاریخ اشاعت	: ۱۲۔ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ (۲۷ فروری ۲۰۱۰)
ترتیب	: محمود الحسن عابد (۰۳۳۳۶۸۹۰۷۱۳)
فرمائش	: مولانا اعجاز حسین مقصودی (۰۳۰۰۶۹۲۰۰۵۸)
سرورق و تزئین و آرائش	: محمد جاوید اطہر (0333-6591401)
اہتمام	: احسن پبلی کیشنز فیصل آباد۔

## ملنے کے پتے

- ☆ محمد اکرم سعید اکرم ۱۲۔ ۱۱۰ ایل ڈاکخانہ خاص چیچہ وطنی ضلع ساہی وال
- ☆ الاعجاز کمپیوٹرز، سپر بلدیہ مارکیٹ چیچہ وطنی
- ☆ اسلامیہ کتب خانہ رحیم مارکیٹ چوک بورے والا روڈ چیچہ وطنی
- ☆ زاہد لائبریری، ملک مارکیٹ چیچہ وطنی
- ☆ عمیر بک ڈپو ممتاز آباد ہڑپہ ☆ نیشنل بک سیلز تھانہ بازار گوجرہ
- ☆ ہیلو بکس، چوک نژوالا بیرون بھوانہ بازار فیصل آباد
- ☆ ادارہ کاروان نعت، المدینہ پبلی کیشنز یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور فون ۶۸۲۰۶۸۲۔۷۳۲۰۰۴۲ (موبائل ۰۳۳۱۳۹۱۳۔۰۳۰۰)

# انتخاب

والد محترم جناب فضل حسین مرحوم و مغفور  
اور والدہ محترمہ صغراں فضل مرحومہ مغفورہ

اور

پیر طریقت، رہبر شریعت  
پروفیسر مقصود الہی نقشبندی عرف محبوب سائیں مدظلہ  
کے نام

## گوانٹونہ حصہ

- نام : اکرم حسین
- ادبی نام : اکرم سعید اکرم
- والد کا نام : فضل حسین
- والدہ کا نام : صغریٰ افضل
- تاریخ پیدائش : یکم اگست ۱۹۵۱ء
- پتہ : چک نمبر 110/12- ایل، ڈاکخانہ خاص  
تختویل چیچہ وطنی، ضلع ساہیوال۔
- پون نمبرز : ۰۳۳۶۷۷۸۴۶۹۶
- : ۰۳۳۵۴۴۰۰۰۶۳
- : ۰۳۰۵۴۸۰۰۶۰۱



## حسنِ تر تیبہ

- 11 ☆ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ سید شاہد حسین شاہد
- 14 ☆ فِضَانِ نَعْتِ پَرَايِكَ نَظَرِ عَبْدِ الْعَزِيزِ چشتی
- 16 ☆ سُنَّتِ حِسَانِ بِنِ ثَابِتِ كَا پيروكار محمود الحسن عابد
- 19 ☆ فِضَانِ نَعْتِ مَنْظُومِ خِرَاجِ تَحْسِينِ حَكِيمِ سَخْنِ حَكِيمِ مُحَمَّدِ رَمَضَانَ اطہر
- 20 ☆ فِضَانِ نَعْتِ رِیاضِ اَحْمَدِ قَادِرِی
- 22 ☆ رَا حَتَّ هِيَ فِضَانِ نَعْتِ مُحَمَّدِ جَاوِدِ اطہر
- 23 ☆ اَكْرَمِ سَعِيدِ اَكْرَمِ كُو خِرَاجِ تَحْسِينِ عَبْدِ الْعَزِيزِ چشتی
- 24 ☆ قَطَعَات

## حمدِ باری تعالیٰ

- 25 ☆ تُو قَادِرِ هِيَ نَزَالِی تَرِی قَدْرَتِ اللّٰهِ
- 27 ☆ سَايَةِ فَلَکِنِ جِهَالِی پِه هِيَ رَحْمَتِ رَحِيمِ كِی
- 29 ☆ بَس تُو هِيَ لِاَزْوَالِ هِيَ اَوْر تُو هِيَ بے مِثَالِ

## نعتِ مصطفیٰ ﷺ

- 30 ☆ رشتہ جو محبت کا مدینے سے جڑا ہے
- 32 ☆ جنہوں نے بھی راہوں میں کانٹے بچھائے
- 34 ☆ ہر طور بے مثال ہے طیبہ جہان میں
- 35 ☆ جب سے سینے میں نام حضور ﷺ آ گیا
- 36 ☆ آؤ نعت نبی ﷺ کی گائیں آج ربیع الاول آیا
- 37 ☆ جس کو جو چاہا آپ ﷺ نے وہ دان کر دیا
- 38 ☆ محمد مصطفیٰ ﷺ آئے مری دھرتی کو مہر پکانے
- 39 ☆ نام حضور ﷺ میں نے جو لکھا ہے سمجھ بھی
- 41 ☆ آمدِ آقا ﷺ ہوئی تو آسماں بھی خوش ہوا
- 42 ☆ عظمت ملی ہے کیسی یہ عربی دیار کو
- 43 ☆ مدینے کی گلیوں میں آ کر تو دیکھو
- 45 ☆ جس دن سے ہم بھی شہر مدینے میں آ گئے
- 46 ☆ نورِ مبیں کی لائے وہ سوغات مرحبا
- 47 ☆ یومِ میلادِ آقا ﷺ مناؤ سبھی
- 49 ☆ آس لے کر جو مدینے کی گلی میں آ گیا
- 51 ☆ وردِ درو دل بپہ مرے صبح و شام ہو

- 52 ☆ مدینے جا کے حسرت ہے میں پائے مصطفیٰؐ چھولوں
- 53 ☆ وہ حسینوں میں ایسا حسین آ گیا
- 55 ☆ نیرے چہرے پہ دیکھا جو نورِ مبیں
- 57 ☆ قرآن اتری خاطر مولانا اتارا ہے
- 59 ☆ نعتِ رسولِ پاک ﷺ کی تاثیر دیکھئے
- 60 ☆ جب ہوئے معراج کی شب عرش پر مہمان آپ ﷺ
- 61 ☆ تیرے حسنِ جاں فزا کے معجزے ہیں بے شمار
- 62 ☆ آؤ نامِ مصطفیٰ ﷺ کو چوم لیں
- 64 ☆ ایک مفلس سا بندہ ہوں سرکارِ ﷺ جی
- 66 ☆ مجھے جب یاد آتے ہیں تو اکثر یاد آتے ہیں
- 67 ☆ نام تیرا لیا جب تو راحت ملی
- 69 ☆ مرے محمد ﷺ مرے نبیؐ
- 71 ☆ ترا جب قرب پاتے ہیں، مدینے کے گلی کوچے
- 72 ☆ تو ہے شاہِ زمیں ﷺ
- 74 ☆ میں لکھ رہا ہوں نعت جو آقا ﷺ قبول کر
- 75 ☆ مرا آقا ﷺ کرے گا اب عنایت دیکھنا
- 76 ☆ اسمِ احمد ﷺ کو رو برو رکھنا

- 78 ☆ یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم لاریب لایا تو کتاب
- 80 ☆ خدا بھی تھا طالب تو ہو آشکارا
- 82 ☆ میں رہوں گا تیرا ہی خادم مدام
- 84 ☆ رنگت سفید و سرخ ہے اور جسم پر ضیاء
- 85 ☆ نعتیہ قطعات
- 87 ☆ منقبت حضرت علیؑ
- 89 ☆ سلام آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور
- 91 ☆ یادِ کربلا
- 93 ☆ داستانِ کربلا
- 108 ☆ نوحہ شہیدانِ کربلا
- 110 ☆ بنام امام عالی مقام
- ☆ منقبت
- 111 ☆ پروفیسر مقصود الہی نقشبندی عرف محبوب سائیں مدظلہ

## وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اور (ہم نے) آپ کا ذکر بلند کر دیا۔

ہر تخلیق کار کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کی تخلیق ہر لحاظ سے مکمل ہو اور وہ ہر ایک سے داد و تحسین وصول کرے۔ وہ اس ضمن میں خود بھی اپنی صناعتی کارکردگی کو دیدہ ہو جائے تو یہ امر بعید نہیں پس صانع اور صناعتی ہر دو کے درمیان رشتہء محبت و پذیرائی موجود ہوتا ہے۔ خالق کائنات نے تخلیق کائنات کا مرکز و محور اپنے محبوب کو تخلیق فرما کر اپنی عطائے لامحدود سے انہیں خواص لا محدود سے مزین فرمایا کہ کائنات کی جس شے نے ان کو دیکھا ان کی تعریف پر مجبور ہوئی اور جس نے ان کا مشاہدہ بالذات نہ کیا وہ بھی ان کی تعریف و ثنا پر معمور ہے اور آیت بالا کا بلاشبہ یہ ایک پہلو ہے یہ سلسلہ روز ازل سے جاری ہے اور ابد تک برقرار رہے گا (انشاء اللہ) گزرتے ہوئے ہر لمحہ میں اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ شعر کہنا اور شاعر ہونا ایک اعزاز کی بات ہے لیکن اگر شاعر نعت گو ہو اور شاعری نعت گوئی ہو تو میرے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی اور اعزاز نہیں

الحمد للہ! عصر حاضر میں ہر شاعر اس اعزاز کو پانے کی طرف مائل نظر آتا ہے۔ اردو شاعری میں ہر صنف میں یوں تو نعت گوئی موجود ہے لیکن غزل کے انداز میں نعت گوئی اپنے اندر ایک خاص دلکشی اور رغبت رکھتی ہے اور اس انداز کو تقریباً ہر شاعر نے اپنانے کی کوشش ضرور کی ہے۔ یہ سب کچھ صرف اور صرف رب کریم اور آقا کریم ﷺ کے فیضان سے ممکن ہے جو نعت کی صورت شاعر کے ذہن سے قرطاس پر منتقل ہوتا ہے اور پھر یہی فیضان نعت اسے ہم عصر شعراء میں مزید ممتاز بنا دیتا ہے۔

یہی فیضان نعت معروف شاعر محمد اکرم سعید اکرم کو بھی عطا ہوا ہے۔ جن کا نعتیہ مجموعہ ”فیضان نعت“ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس سے پہلے ان کا مجموعہ غزل ”چاہتوں کی رہگذر“ شائع ہو کر اہل فن سے داد پا چکا ہے

اکرم سعید اکرم کے اس مجموعہ میں ۳ عدد حمد ۳۸ نعتیں ۸ نعتیہ قطعات ایک منقبت مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک سلام بحضور آل نبی اور شہدائے کربلاؑ کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے یادِ کربلا، داستانِ کربلا اور مناقب و مرثیہ جات اور ایک منقبت پر طریقت محبوب سائیں شامل ہیں۔ ان تمام جہتوں میں اکرم سعید اکرم کا عشق دیدنی ہے۔ وہ رب رحیم کی عظمت کے اس طرح معترف ہیں:

۔ بس تو ہی لازوال ہے اور تو ہی بے مثال  
 رزاق کوئی اور ہو کس کی ہے یہ مجال  
 حضور ﷺ کے فضائل ارفع کے وہ طرح معترف ہیں:

۔ خود جس کو کیا تو رہیں ذاتِ خدا نے  
 وہ نور مدینے میں ضیاء بانٹ رہا ہے  
 نعت کہنے کا شعور اس طرح پاتے ہیں:

۔ جب سے سینے میں نام حضور ﷺ آ گیا  
 نعت کہنے کا مجھ کو شعور آ گیا  
 شفاعتِ رسول ﷺ کا احساس اس طرح دلاتے ہیں:

۔ یہی حدت خطاؤں کی جلا ڈالے نہ دنیا کو  
 جہانِ بے خطا پر آئے رحمت خاص فرمانے  
 اپنے لئے غلامی رسولِ پاک ﷺ کا اظہار اکرم سعید اکرم اس طرح کرتے ہیں:  
 ۔ اکرم رسولِ پاک ﷺ کا پہلے بھی تھا غلام  
 اکرم رسولِ پاک ﷺ کا بردا ہے آج بھی  
 مدینے پاک کی زیارت کی حسرت اس طرح ان کے دل میں موجود ہے:

۔ مدینے جا کے حسرت ہے میں پائے مصطفیٰؐ چھولوں  
 رسائی ہو اگر میری تو میں غارِ حرا چھولوں

عشق رسول ﷺ میں ادب کو اس طرح ملحوظ خاطر رکھنا چاہتے ہیں:

۔ اسم احمد ﷺ کو روبرو رکھنا  
 ہر گھڑی آنکھ باوضو رکھنا  
 لمحہ لمحہ جھکا کے نظروں کو  
 سبز گنبد کے روبرو رکھنا

جیسا کہ اوپر ذکر کیا کہ اس مجموعہ نعت میں اکرم سعید اکرم نے مناقب اور نوحہ و مرثیہ

جات بھی شامل کئے ہیں چنانچہ منقبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں اس طرح وارفتہ ہیں:

۔ جیسے نبیوں میں میرے نبی ﷺ آخری

تو علیؑ بھی شجاعت کی ہیں انتہا

حضرت امام حسین علیہ السلام کو اس طرح خراج تحسین پیش کرتے ہیں:

۔ اچھا لگا خدا کو بھی سجدہ حسین کا

مولا علیؑ ہیں کعبے کے، کعبہ حسین کا

۔ کربل میں جب امام نے خیمے لگا دئے

جلتے چراغ کفر کے سارے بجھا دئے

الغرض اکرم سعید اکرم اپنے اس مجموعہ نعت میں ہر طور پر فن شاعری پر عبور حاصل کئے

ہوئے ہیں۔ میں انھیں اس مجموعہ کی اشاعت پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور

دعا گو ہوں کہ وہ انہیں اس سمت مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔ (آمین)

دُعا گو

سید شاہد حسین شاہد

سینئر ماہر مضمون ادبیات انگریزی

## فیضانِ نعت پر ایک نظر

نعت گوئی شاعری کی سب سے اعلیٰ، نازک، حساس، منفرد مشکل اور عقیدت سے بھر پور صنف ہے قلم بڑی احتیاط اور ذمہ داری سے چلانا پڑتا ہے۔ نعت گوئی کے وقت تنگی تلواریں پر چل کر پل صراط عبور کرنا پڑتا ہے۔ نتیجے میں عقیدت و احترام سے بھر پور ایک نعت وجود میں آتی ہے۔ اس کا ہر حرف بار بار جانچنا تو لانا اور پرکھنا پڑتا ہے۔ نعت گوئی شاعر کا ایک امتحان ہے۔ شاعر اپنی عقیدت کے سارے پھول اور محبت، پیار اور خلوص کے سبھی خزانے اللہ کے محبوب پر نچھاور کر دیتا ہے۔ نعت لکھتے وقت اپنی سوچوں کا رخ مکہ اور مدینہ کی جانب موڑنا لیتا ہے۔ وہاں قدم قدم پر حضور ﷺ کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے سبز گنبد کے نظارے ہوتے ہیں۔ شاعر جب رسول ﷺ سے سرشار ہو کر نعت لکھتا ہے اور جھوم جھوم جاتا ہے۔

نعت شاعری کی وہ صنف ہے سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے مخصوص ہے۔ نعت کسی اور نبی رسول یا پیغمبر کے لئے نہیں لکھی گئی۔ نعت صرف سرور کائنات اور فخر موجودات کے لئے لکھی گئی۔ نعت گوئی کا آغاز چودہ صدیاں پہلے ہوا تھا۔ حضرت حسان نے نعت گوئی کا آغاز کیا۔ وہ حضور اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ کر نعت گوئی کرتے تو حضور نبی کریم ﷺ مسکراتے رہتے اور حسان کے لئے دعا فرماتے تھے۔ حضرت حسان کی لکھی گئی نعتیں زبانِ عربی کا بہترین سرمایہ ہیں اور نعتیہ شاعری کا اعلیٰ ترین نمونہ ہیں۔

نعت گوئی ایک بڑی سعادت ہے جو خوش بختوں کو نصیب ہوتی ہے۔ یہ سعادت کئی غیر مسلم شاعروں کے حصے میں بھی آئی۔ کیونکہ حضور ﷺ پوری دنیا کے نبی اور رسول ہیں۔ غیر مسلم بھی نبی رحمت ﷺ کے عقیدت مند تھے۔ نعت دنیا کی ہر زبان لکھی گئی۔ دنیا کے ہر کونے میں سارا سال نعت کی محافل سجتی ہیں۔



ایسا ہی ایک عاشق رسول اکرم سعید اکرم اپنے ایک نعتیہ مجموعے ”فیضانِ نعت“ کے ساتھ میرے سامنے موجود ہے۔ جس نے پیارے رسول اکرم ﷺ کے حضور اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ دعا ہے کہ آمنہ کلالہ ﷺ اس کی نعتوں کو شرفِ مقبولیت عطا فرمائے۔ اور اسے نعت گوئی کی مزید توفیق بخشے! میں اس مجموعہ نعت پر تبصرے کی بجائے حضرت احسان دانش کا ایک شعر کہنا چاہتا ہوں:

دنیا میں احترام کے قابل ہیں جتنے لوگ  
میں سب کو مانتا ہوں مگر مصطفیٰ ﷺ کے بعد

ع - بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خاک پائے رسول  
عبدالعزیز چشتی  
(قومی ایوارڈ)  
شورکوٹ شہر ضلع جھنگ

۰۴۷-۵۳۱۱۱۲۱

## سنتِ حسان بن ثابتؓ کا پیرو کار

### محبوبِ خدا کا ادنیٰ غلام اکرم سعید اکرم

دنیا میں ہر دور میں مسلمان مردوزن کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے حضور درود و سلام کا نذرانہ کسی نہ کسی انداز میں پیش کرتا رہے تاکہ روزِ قیامت حسین کریمین کے نانا اس کی شفاعت کریں اور اس شفاعت کے صدقے بخشش کی سند نصیب ہو سکے۔ اردو ادب اور پنجابی ادب حتیٰ کہ کسی بھی زبان کا شاعر نبی ﷺ کی نعت کو ضرور اپنے کلام کا حصہ بناتا ہے۔ نعت کہنا اور نعت پڑھنا ہر اک کو نصیب کہاں۔

مجھ کو کہتا ہے ثنا خوان زمانہ تیرا

مجھ کو کافی ہے یہ انعام مدینے والے

اکرم سعید اکرم سرورِ دو عالم ﷺ کی نعت کہنے کی سعادت حاصل کر چکا ہے۔ یوں کہوں کہ اپنی بخشش کا سامان اس نے تیار کر لیا ہے نعت کہنے کا ہنر اللہ تعالیٰ کی خاص عطا ہے جتنی دیر تک اللہ اور اس کا رسول ﷺ شاعر پر مہربان نہ ہو شاعر نعت نہیں کہ سکتا۔ نعت کی سعادت خوش نصیب ایمان والے اور عاشقِ مصطفیٰ ﷺ کے حصہ میں آتی ہے۔ قرآن کا مطالعہ کیا جائے تو قرآن یعنی اللہ کا کلام محبوبِ خدا کی تعریف بیان کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے نہ صرف تعریف بلکہ مدینہ شہر تک کی قسمیں، گھوڑوں کے پاؤں سے اٹھنے والی مٹی کی بھی خدا نے قرآن میں قسمیں کھائی ہیں نعت کی سعادت خوش نصیب لوگوں کے حصہ میں آتی ہے۔ اکرم سعید اکرم استادِ سخن واکٹر بیدل حیدری مرحوم کے فارغ التحصیل شاگرد ہیں میری بھی خوش نصیبی کہ مجھے بھی انہی کے ساتھ فراغت کی سند سے نوازا گیا۔ جس میں ملکی سطح کے ادیب اور شاعر موجود تھے بلاشبہ اکرم سعید اکرم علم عروض کے ماہر ہیں اور تحصیلِ چیچہ وطنی میں ارشاد جانندھری، ٹکلیل سروش کے بعد اکرم سعید اکرم

کا نام شعر و ادب کی دنیا میں عروسی اعتبار سے رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔

اکرم سعید اکرم عشق مصطفیٰ ﷺ کی اس منزل تک پہنچ چکے ہیں جہاں کسی مشاہدہ کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ ہر لمحہ محبت رسول ﷺ، محبت آل رسول ﷺ اور اسوہ صحابہ میں مشغول رہتے ہیں۔

اکرم سعید اکرم کی نعتیں بے شمار ثنا خوان مصطفیٰ ﷺ نے پڑھی ہیں اور مقبول عام ہوئی ہیں۔ غزل نظم قصیدہ منقبت ہائیکو آزاد نظم میں مہارت رکھنے والا اکرم سعید اکرم اب نبی ﷺ کی محبت میں اس قدر مصروف ہے کہ ایمان کو مزید منور کرنے میں نعت کے ذریعے اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اب کتاب آپ کے ہاتھوں میں آپ اگر محبت رسول ﷺ میں جذب ہو کر عشق بلائی اور تصویر اولیں قرنی کو اپنی ذات کا حصہ بنا کر پڑھیں گے تو یہ کتاب عشق مصطفیٰ ﷺ کے حوالہ سے آپ کی عاقبت کو بہتر بنانے میں یقیناً اہم کردار ادا کرے گی۔ محبت تو خدا نے اس انداز میں کی ہے کہ خالق کائنات نے کائنات کو اتنا خوبصورت بنایا کہ کائنات کی ہر چیز خوب سے خوب تر نظر آنے لگی جب کائنات زندگی، حسن اور حسن کی لطافت اتنی خوبصورت ہے، تو انبیاء علیہم السلام میں سرور انبیاء ﷺ کی ذات کتنی خوبصورت ہوگی۔

آئیے نعت کے رنگ میں حسن مصطفیٰ ﷺ کا نقشہ اس طرح پیش کریں کہ آقا ﷺ ہم سے راضی ہو جائیں۔ اس حق کو اکرم سعید اکرم نے اتنے خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے کہ جی چاہتا ہے کہ اس کتاب کے ورق ورق کو عقیدت صحابہ میں دو ب کر دیکھا اور پڑھا جائے میں اکرم سعید اکرم صاحب کو کتاب کی اشاعت پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نعت مصطفیٰ ﷺ کے صدقہ میں بہتر اجر عظیم سے نوازے آمین۔ آئیے اکرم سعید اکرم کی کتاب ”فیضان نعت“ میں سے چند خوبصورت اشعار ملاحظہ فرمائیں:

آس لے کر جو مدینے کی گلی میں آگیا

وہ پناہ بارگاہ ایزدی میں آگیا

جب سے سینے میں نام حضور ﷺ آگیا  
 نعت کہنے کا مجھ کو شعور آگیا

☆

اکرم بھی سجائے گا وہی نام لیوں پر  
 جو نام فرشتوں کی جبینوں پہ لکھا ہے  
 مہکی ہیں مدینے کی یہ گلیاں جو اچانک  
 یہ معجزہ آقا ﷺ کے پسینے سے ہوا ہے

☆

اکرم درود پاک کی محفل ذرا سجا  
 بڑھتا ہے اس سے بندے کا رتبہ جہان میں

محمود الحسن عابد

جنرل سیکریٹری کاروان ادب کسوال

۱۲ فروری ۲۰۱۰ء

## فیضانِ نعت منظوم خراجِ تحسین

حکیم سخن حکیم محمد رمضان اطہر

”چاہتوں کی رہ گزر“ پر ہو گیا احسانِ نعت  
 اے سعید اکرم مبارک آپ کو فیضانِ نعت  
 ہوگئی الہامِ توصیفِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم آخرش  
 تیرہ سخنی کو ملا روشن مقدر آخرش  
 مسکراتا اک سر شاخِ ہنر فرخندہ پھول  
 باغِ مدحت میں یہ مجموعہ ترا تابندہ پھول  
 دے رہے ہیں تجھ کو سب اہل ہنر دادِ ہنر  
 اے سعید اکرم کہ تو ہے شاعرِ بالغ نظر  
 شاعرِ طیب نوا تیری نوا ہے باوقار  
 معتبر تصنیف ہے اردو ادب میں شاہکار  
 عجزِ ساماں ہے عقیدتِ سینہ اشعار میں  
 جلوہ گر ہے نور پیکرِ فکر کے انوار میں  
 درد کا داماں یہ اطہر ہو گیا فیضانِ نعت  
 روح کے گھاؤ کا مرہم ہے ترا فیضانِ نعت

## فیضانِ نعت

ریاض احمد قادری

پائے تائیدِ خدا فیضانِ نعت  
 شعری مجموعہ ترا فیضانِ نعت  
 مصرعے مصرعے میں محبت ہے عیاں  
 کس عقیدت سے لکھا فیضانِ نعت  
 جو ہے دل میں، آ گیا قرطاس پر  
 تیرے دل کا آئینہ فیضانِ نعت  
 تجھ کو لے جائے مدینہ میں سعید  
 یوں بنے اک معجزہ فیضانِ نعت  
 شعر ہیں عشق و عقیدت میں دھلے  
 چاہتوں کا زاویہ فیضانِ نعت  
 مدحتیں فیضان ہے محبوب کا  
 حاضری کا سلسلہ فیضانِ نعت  
 قافے اور بندشیں ہیں دل نشیں  
 جو کہا اچھا کہا فیضانِ نعت  
 ”چاہتوں کی رہگذر“ پہ تو چلا  
 مل گیا تجھ کو صلہ فیضانِ نعت

دل سے الفت تو نے کی سرکار ﷺ سے  
 تجھ کو خالق نے دیا فیضانِ نعت  
 تیرا دل بھی ہے مدینہ بن گیا  
 تیرے دل میں بس گیا فیضانِ نعت  
 اے سعیدِ اکرم مبارک ہو تجھے  
 تیرا مجموعہ چھپا فیضانِ نعت  
 مجلسِ حسان میں شامل ہے تو  
 ہے لکھی تو نے ثنا فیضانِ نعت  
 پائے گا حق سے وفا تو بھی سعید  
 تیرا اظہارِ وفا فیضانِ نعت  
 تو نبی ﷺ کی ذات کا شیدا ہوا  
 تجھ پہ ہے شیدا ہوا فیضانِ نعت  
 بخششوں کا سلسلہ بن جائے گا  
 تیرا یہ لکھا ہوا فیضانِ نعت  
 کس عقیدت سے لکھا اکرم نے ہے  
 میرے دل نے بھی کہا فیضانِ نعت  
 ہے دعا رب سے ریاضِ احمد مری  
 ہو قبولِ بارگہ فیضانِ نعت

## راحت ہے فیضانِ نعت

محمد جاوید اطہر

پیارے آقا کی یہ پیاری مدحت ہے فیضانِ نعت  
ہر عاشق کے دل کی ازلی راحت ہے فیضانِ نعت

اس کے دل سے پائی کیف سرور کی دولت ہر دل نے  
روح کی خاطر ایک سکون کی نعمت ہے فیضانِ نعت

نعت کے صدقے عزت پائی سادہ سے اس شاعر نے  
اکرم کے لئے شعر و ادب میں عظمت ہے فیضانِ نعت

جس نے پڑھا ہے اس کے دل میں اتر ا مصرعہ مصرعہ ہے  
اسی لئے تو ہر اک دل کی چاہت ہے فیضانِ نعت

اطہر میرے دل کو بھی تسکین ملی ہے نعتوں سے  
میرے لئے تو ایک سکینت ثروت ہے فیضانِ نعت

111148



# اکرم سعید اکرم کو خراج تحسین

عبدالعزیز چشتی

گلشنِ شعر و ادب کے ایک مالی کو سلام  
 اس کے شوقِ شاعری اور خوشِ خصالی کو سلام  
 ہے لبوں پر میرے تیری کامیابی کی دُعا  
 مجھ کو بھی اپنے خزانے سے کرو کچھ تو عطا  
 میرے بھی شعروں میں آجائے کہیں سے پختگی  
 مجھ سے بھی آ کر کرے وہ دیوتا اک دل لگی  
 رہ نورِ شوق ہے بھائی مرا اکرم سعید  
 جب بھی آتا ہے مجھے ملنے تو ہو جاتی ہے عید  
 وہ شناسائے ادب ہے شاعری سے آشنا  
 پاس اس کے شاعری کے ہیں خزانے بے بہا  
 علم کا بہتا ہوا دریا مرا اکرم سعید  
 فہم اور ادراک میں اس کے اضافہ ہو مزید  
 چشتی میرے مہرباں پر جان بھی قربان ہے  
 ایک شاعر ہی نہیں وہ اک بڑا انسان ہے



ہر سمت ہر مقام پہ موجود ہے خدا  
 جھوٹا ہے وہ کہ جو کہے محدود ہے خدا  
 کتنی ہے بات فخر کی انسان کے لئے  
 آدم ہے سجدہ ریز تو مسجود ہے خدا



کلمہ پڑھتے رہے جن کا شجر و حجر  
 جن کے ٹوٹے اشارے پہ شمس و قمر  
 فخر سارے رسولوں نے جن پر کیا  
 ذکر ہم بھی کریں ان صلی اللہ علیہ وسلم کا شام و سحر

## حمدِ باری تعالیٰ

تو پیسے قادر ہے نرالی تری قدرت اللہ  
جسے چاہے تو عطا کرتا ہے عظمت اللہ

بتا کس طور کریں شکر ادائیگی اس پر  
دی جو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت کی فضیلت اللہ

رات کو چاندنی، سورج کو تمازت دن بھر  
بے کراں ہے تری دنیا پہ عنایت اللہ

بھر کے کاسے لئے جاتا ہے زمانہ سارا  
بانٹتا تو جو شب و روز ہے نعمت اللہ

آج دنیا ہے جو آفات کی زد میں آئی  
تیری رحمت کی اسے اب ہے ضرورت اللہ

ایک عاصی کی بھنور میں جو پھنسی ہے کشتی  
اپنی رحمت سے اسے رکھنا سلامت اللہ

آج اکرم پہ ضروری ہے تری حمد پڑھے  
کیوں کہ ہر شے تری کرتی ہے عبادت اللہ

## حمدِ باری تعالیٰ

سایہ فگن جہاں پہ ہے رحمت رحیم کی  
کیا کیا کروں بیاں میں نوازش کریم کی

ہر جلوۂ جمال سے ظاہر خدا کی شان  
جس نے عطا دماغ کو عقلِ سلیم کی

اک سمت لامکاں سے بھی آگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گئے  
اک سمت طور تک تھی رسائی کلیم کی

آندھی، گھٹا، بگولے، ہوائیں ہیں ایک سمت  
مہکار ایک سمت ہے بادِ نسیم کی

رحمت بنا کے بھیجے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جہان میں  
کتنی یہ بے مثال ہے نعمت نعیم کی

مرسل، ولی خدا کے مفکر بہت ہوئے  
لیکن ہوئی نہ کم کبھی دولت علیم کی

چاہے تو بخش دے جو خطا کار ہیں تمام  
اکرم اگر رضا ہو غفور الرحیم کی

## حمدِ باری تعالیٰ

بس تو ہی لازوال ہے اور تو ہی بے مثال  
 رزاق کوئی اور ہو کس کی ہے یہ مجال  
 تیرے ہیں اختیار میں خوشیاں ملال غم  
 چاہے تو ایک پل میں تو خوشیاں کرے بحال  
 تیری نوازشات کے چرچے ہیں چار سو  
 رحمت جہاں ہو تیری نہ آئے وہاں وبال  
 چاہے تو ایک بوند بھی برسے نہ دشت میں  
 چاہے تو کوہسار سے چشمے تو دے نکال  
 پتھر میں رزق دیتا ہے ہر جاندار کو  
 رکھتا ہے کتنا اپنی تو مخلوق کا خیال  
 اکرم ثار اس پہ کرے کیوں نہ اپنی جان  
 پیدا کیا ہے جس نے ہر اک شخص خوش جمال

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رشتہ جو محبت کا مدینے سے جڑا ہے  
یہ پیار کی دولت بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا ہے

وہ کونسی نعمت ہے جو بخشی نہ خدا نے  
جو کچھ بھی دیا تیرے وسیلے سے دیا ہے

مرکز ہے جو مومن کی نگاہوں کا یہ طیبہ  
اس ارضِ مقدس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے

خود جس کو کہا نورِ مبیں ذاتِ خدا نے  
وہ نور مدینے میں ضیاء بانٹ رہا ہے

مہکی ہیں مدینے کی یہ گلیاں جو اچانک  
یہ معجزہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے سے ہوا ہے



رہتا ہے شب و روز تخیل میں مدینہ  
 کاسہ یہ دل و جاں کا محبت سے بھرا ہے

رہتی ہے زمانے پہ ہمہ وقت وہ چھائی  
 آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے تسلط میں جو رحمت کی گھٹا ہے

اکرم بھی سجائے گا وہی نام لبوں پر  
 جو نام فرشتوں کی جبینوں پہ لکھا ہے

## صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جنہوں نے بھی راہوں میں کانٹے بچھائے  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہی کی عیادت کو آئے

اسی خلقِ ارفع کی برکت ہے ساری  
کہ دشمن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ ایمان لائے

جو میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جاں لینے آیا  
اسی نے ندامت کے آنسو بہائے

یہ ہے فیض سارا ہی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا  
کہ ہر سمت رحمت کے بادل ہیں چھائے

کہیں پڑ نہ جائیں خطاؤں کے دھبے  
گناہوں سے لوگوں کے دامن بچائے

خدا نے محمد ﷺ کو جو روشنی دی  
اسی سے ہی ظلمت کدے جگمگائے

یہ معراج کی شب کا صدقہ ہے اکرم  
نمازوں کا تحفہ محمد ﷺ جو لائے

## صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہر طور بے مثال ہے طیبہ جہان میں  
اور فخر کائنات ہیں آقا صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جہان میں

ظلمت تھی جب عروج پہ ربِ قدیر نے  
ہادی بنا کے آپ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو بھیجا جہان میں

آیا نبی نہ اور کوئی آپ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سوا  
جس کی ہو نعت گوئی کا چرچا جہان میں

دراصل جو سکونِ دل و جاں ہے دوستو  
وہ ہے مرے حبیب صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا روضہ جہان میں

اکرمِ درودِ پاک کی محفل ذرا سجا  
بڑھتا ہے اس سے بندے کا رتبہ جہان میں

## صلی اللہ علیہ وسلم

جب سے سینے میں نامِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آ گیا  
 نعت کہنے کا مجھ کو شعور آ گیا  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم طیبہ میں جلوہ نما جب ہوئے  
 اہل طیبہ کو وجد و سرور آ گیا  
 زندگی کو ملا بانگین اک نیا  
 جب جہاں میں پیامِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آ گیا  
 لوگ کہنے لگے مرحبا مرحبا  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لے کے وحدت کا نور آ گیا  
 جب کتابِ مبیں آشکارا ہوئی  
 دینِ حق کیا ہے سب کو شعور آ گیا  
 ہوئی اکرمِ معطرِ فضائے عرب  
 جب سے محبوبِ ربِ غفور آ گیا

## صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آؤ نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گائیں آج ربیع الاول آیا  
 ہم سب مل کر جشن منائیں آج ربیع الاول آیا  
 ماہ منور عظمت والا حرمت والا برکت والا  
 ہو جائیں گی دور بلائیں آج ربیع الاول آیا  
 بستی بستی کوچے کوچے ہر آنگن پر رحمت والی  
 برسیں گی پر کیف گھٹائیں آج ربیع الاول آیا  
 سورج چاند درخشاں تارے اور ہوائے ہیں آج فروزاں  
 ہر سو ہیں پر نور فضا میں آج ربیع الاول آیا  
 اپنی اپنی خواہش لے کر ہر اک سجدہ ریز ہوا ہے  
 مانگ رہے ہیں لوگ دعائیں آج ربیع الاول آیا  
 نعت شریف کے شعر پڑھیں ہم اور درود نبیؐ پر بھیجیں  
 آؤ اکرم بزم سجاؤں آج ربیع الاول آیا

## صلی اللہ علیہ وسلم

جس کو جو چاہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دان کر دیا  
مکے کا ریگزار گلستان کر دیا

بدو جو آئے دین کی تعلیم کے لئے  
اک پل میں ان کو صاحبِ عرفان کر دیا

آقا صلی اللہ علیہ وسلم ترے وسیلے سے ربِ غفور نے  
مجھ کو عطا یہ نعت کا فیضان کر دیا

طیبہ کی خاکروبی کا دے کر شرف مجھے  
پورا مری حیات کا ارمان کر دیا

کیسے کرے بیاں تری اکرم نوازشیں  
جس کے ہر ایک شعر کو ذی شان کر دیا

## صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد مصطفیٰ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آئے مری دھرتی کو مہکانے  
 اسی پُر خار وادی پر کرم کے پھول برسائے  
 عرب کے پُر خزاں صحرا کو بخشی تازگی جس نے  
 وہ آئے ریگزاروں کو لباسِ سبز پہنانے  
 یہی حدت خطاؤں کی جلاؤ ڈالے نہ دنیا کو  
 جہانِ پُر خطا پر آئے رحمت خاص فرمانے  
 خدا کی ذاتِ یکتا ہے وہی معبود ہے سب کا  
 بتوں کے پوجنے والوں سے آئے بات منوانے  
 خدا کے نیک بندوں کو ملے گی لازمی جنت  
 مری سرکار صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آئے کل زمانے کو یہ بتلانے  
 گنہگارو! اٹھاؤ ہاتھ مانگو جو تمنا ہے  
 سخی آئے دو عالم کے کرم لوگوں پہ فرمانے



## صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نامِ حضورِ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں نے جو لکھا ہے آج بھی  
مدحت کروں جناب کی سوچا ہے آج بھی

دنیا میں بے مثال ہے سیرت حضورِ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی  
آقا صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ہر غلام یہ کہتا ہے آج بھی

روح و بدن میں یادِ محمد صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ہے مہک  
حُبِ نَبِيِّ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا چشمہ تو پھوٹا ہے آج بھی

تشریف لائے ہوں گے یقیناً مرے حضورِ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اوڑھے ہوئے گلاب جو صحرا ہے آج بھی

اک گھونٹ اس سے ہے مجھے درکار یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
جاری جو تیرے فیض کا دریا ہے آج بھی

عنبر گلاب و مشک سے مہکی ہے ہر گلی  
جھونکا مدینے پاک سے آیا ہے آج بھی

اکرم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلے بھی تھا غلام  
اکرم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بردا ہے آج بھی

## صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آمدِ آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی تو آسماں بھی خوش ہوا  
 دیکھ کر سایہ کرم کا سائباں بھی خوش ہوا  
 کشتیءِ انساں جو ڈوبی تھی گنہ کے بحر میں  
 اب لگے گی وہ کنارے بادباں بھی خوش ہوا  
 سب فرشتے شادماں تھے اور خدا مسرور تھا  
 جشن دھرتی نے منایا یہ جہاں بھی خوش ہوا  
 خوش ہوا کعبہ پرندے چہچہائے جھوم کر  
 اونٹ جھومے جب خوشی سے سارباں بھی خوش ہوا  
 یوں گلِ انمول مہکا آمنہؓ کے باغ میں  
 چار سو مہکار پا کر باغباں بھی خوش ہوا  
 آمنہؓ کے گھر ہوا رحمت کا اکرم جب نزول  
 خوش ہوا ہر پیر تو ہر نوجواں بھی خوش ہوا

## صلی اللہ علیہ وسلم

عظمت ملی ہے کیسی یہ عربی دیار کو  
ترسے جہان سارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کو

میرا بھی وہ نبی ہے تو تیرا بھی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
بھیجیں درود آؤ اسی غم گسار کو

اے نامہ بر تو جھکنا بڑے احترام سے  
کہنا سلام طیبہ ہی کے تاجدار کو

لکھی ہے گر نصیب میں قربت تری حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
آنکھوں سے چوم لوں گا میں تیرے مزار کو

تیری ہی خاکِ پا ہے مرے زخم کی دوا  
اور تو ہی چین بخشے گا اس دلفگار کو

اکرم کو بحرِ غم سے سلامت نکال کر  
کردے نہال اپنے تو خدمت گزار کو

## صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مدینے کی گلیوں میں آ کر تو دیکھو  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بنا کر تو دیکھو

ملیں گے خزانے تمہیں بیش قیمت  
درودوں کی محفل سجا کر تو دیکھو

یہ سچ ہے کہ نورِ مبیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
حقیقت سے پردہ اٹھا کر تو دیکھو

اتر جائے گی پھر تو سینے میں شبنم  
ذرا لمسِ روضے کا پا کر تو دیکھو

مدینے سے جاتا ہے جنت کو رستہ  
مگر جانب طیبہ جا کر تو دیکھو

وہ جلووں سے بھر دے گا کاسہ نظر کا  
نگاہیں مگر تم جھکا کر تو دیکھو

چلو آج پھر طیبہ جانے کا سوچو  
نصیب اپنا اکرم جگا کر تو دیکھو

## صلی اللہ علیہ وسلم

جس دن سے ہم بھی شہر مدینے میں آ گئے  
جذبے ادب کے پھر سے قرینے میں آ گئے

دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا جب عکسِ بے مثال  
کچھ لاجواب رنگ نگینے میں آ گئے

بحرِ خطا کے جو بھی تھے گرداب میں پھنسے  
وہ دینِ حق کے پاک سفینے میں آ گئے

آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک بار فضاؤں کو یوں کیا  
عنبر گلاب مشک پسینے میں آ گئے

اکرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے یہ محبت کا معجزہ  
چاہت کے چشمے پھوٹ کے سینے میں آ گئے

## صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ مبیں کی لائے وہ سوغات مرحبا  
ان کے عظیم خلق کی کیا بات مرحبا  
بزمِ نشاطِ عرش پہ جس کے لئے سچی  
بے مثل بے مثال ہے وہ ذات مرحبا  
جس میں خدا کے عرش نے چومے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پا  
ارفع مقام رکھتی ہے وہ رات مرحبا  
جب کرتے دو حبیب ہوں آپس میں گفتگو  
کیسے نہ پھر حسین ہوں لمحات مرحبا  
معراج والی رات عطا کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو  
کیا کیا ہیں بخشے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو درجات مرحبا  
رحمت بنا کے بھیجا خدا نے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
ہو عاصیوں پہ رحم کی برسات مرحبا



## صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یومِ میلادِ آقا صلی اللہ علیہ وسلم مناؤ سبھی  
رحمتِ دو جہاں ہیں وہ گاؤ سبھی

جس کے سر پر ہے نورِ ہدایت کا تاج  
آگے نظریں اسی کے جھکاؤ سبھی

کون غمخوار اس کے سوا دوستو  
نیچے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی کملی کے آؤ سبھی

میرا آقا صلی اللہ علیہ وسلم تو منبع ہے انوار کا  
نورِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تم جگمگاؤ سبھی

جلتے آتش کدے سب ہی ٹھنڈے کئے  
جس نے آ کر بجھائے لاؤ سبھی

وہ حبیب خدا وہ مسیحا مرا  
اس نے آ کر مٹائے ہیں گھاؤ سبھی

بن کے سائل مدینے کو اکرم چلو  
جام رحمت کے پھر بھر کے لاؤ سبھی

## صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آس لے کر جو مدینے کی گلی میں آ گیا  
وہ پناہ بارگاہِ ایزدی میں آ گیا

جس بشر نے اوڑھ رکھی تھیں بدن پر ظلمتیں  
وہ بھی تیری رحمتوں کی روشنی میں آ گیا

تیری سیرت ہی نے آقا صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ایسا بخشا ہے کمال  
اک سلیقہ آدمی کی زندگی میں آ گیا

چومتا ہے بامِ ودر اور ڈھونڈے تیرے نقشِ پا  
ایک دیوانہ مدینے کی گلی میں آ گیا

سادگی کا درس آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا انسان کو  
اس نے سب کچھ پا لیا جب سادگی میں آ گیا

میرے آقا اس جہاں میں ساتھ لائے جب بہار  
باغ دنیا تھا جو بنجر تازگی میں آ گیا

مخفلِ میلاد میں جو شخص پڑھتا ہے درود  
آج اکرم وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ضامنی میں آ گیا

## صَلَّىٰ عَلَيَّ وَسَلَّمَ

وردِ درود لب پہ مرے صبح و شام ہو  
ہر لمحہ میری عمر کا تیرے ہی نام ہو

خوشبو ترے دیار سے لائے صبا یہاں  
بزمِ درودِ پاک کا جب اہتمام ہو

سب سے عزیز تر ہے تو مجھ کو خدا کے بعد  
مقبول بارگاہ میں میرا سلام ہو

مرکز مرے خیال کا دربار ہو ترا  
جب بھی مدینے پاک میں میرا قیام ہو

غارِ حرا میں جاؤں تو چوموں میں نقشِ پا  
یار مرے نصیب میں یہ بھی مقام ہو

اکرمِ درِ حبیب پہ سر خود بخود جھکے  
ذوقِ ادب کے جوش میں وہ احترام ہو

## صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مدینے جا کے حسرت ہے میں پائے مصطفیٰؐ چھو لوں  
 رسائی ہو اگر میری تو میں غارِ حرا چھو لوں  
 مرے بھی ہاتھ خوشبو سے معطر لازمی ہوں گے  
 اگر میں رہبرِ اعظم تمہارے نقشِ پا چھو لوں  
 خدایا مجھ پہ ہو عشقِ محمدؐ کا جنوں طاری  
 تمنا ہے کہ آنکھوں سے میں روضے کی ردا چھو لوں  
 تمہارے در سے ملتی ہے بلندی جب مقدر کو  
 تو ہو چشمِ کرم ایسی کہ تاروں کی ضیاء چھو لوں  
 ترے روضے کا گنبد بھی کھڑا ہے یہ لئے حسرت  
 اگر آئیں تو جھک کر میں بھی پائے مصطفیٰؐ چھو لوں  
 کبھی چاہوں کہ اکرمِ چوم لے موئے مبارک کو  
 کبھی حسرت ہے میں تیرا عمامہ گل نما چھو لوں

صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ حسینوں میں ایسا حسین آ گیا  
چومنے چاند جس کی جبیں آ گیا

آج پہلے سے ہے چاندنی کچھ بڑھی  
آج مکے میں نورِ مبین آ گیا

آج خوشبو میں فرحت نئی آ گئی  
جیسے خوشبو کا محور یہیں آ گیا

تاجِ کسریٰ ہوا سرنگوں جب اُسے  
آمدِ مصطفیٰ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا یقین آ گیا

آج بادل جہالت کے چھٹنے لگے  
 دینِ حق لے کے روشن جبیں آ گیا

شادیانے خوشی کے بجے اس لئے  
 جبکہ شاہِ زمان و زمیں آ گیا

سائکلوں کے بھرے جس نے کاسے سدا  
 بانٹنے وہ کرم گئے نکلیں آ گیا



## صَلَّىٰ عَلَيْنَا وَسَلَّمَ

تیرے چہرے پہ دیکھا جو نورِ میں  
نور ایسا زمانے میں دیکھا نہیں

آج بڑھنے لگیں میری بے تابیاں  
چین تجھ بن نہ آئے مجھے اب کہیں

خاکِ پا تیری چوموں کبھی آ کے میں  
سبز گنبد کی دیکھوں مقدس زمیں

آؤ محفلِ سجا ئیں نبی پاک صَلَّىٰ عَلَيْنَا وَسَلَّمَ کی  
آج تسکینِ دل کو بھی دے لیں یہیں

آؤ پڑھتے ہیں صلِّ علیٰ یانہی صَلَّىٰ عَلَيْنَا وَسَلَّمَ  
ایسے بخشش بھی ہو گی ہمیں ہے یقین

آؤ نقشِ قدم پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چلیں  
 آؤ جنت کے بن جائیں ہم سب مکین

گر ہے راضی خدا اور ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 پھر یہ محفل تو ہوگی بڑی دل نشین

شعر اکرم تو یوں نعت کے کر بیاں  
 جیسے ٹپکے زباں سے تری انگلیں

صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قرآن تری خاطر مولا نے اتارا ہے  
بستی یہ مدینے کی جنت کا نظارا ہے

ہے چاند تری خاطر سورج کا اُجالا بھی  
آکاش کو رونق دی دنیا کو سنوارا ہے

دیتا ہے خزانے سب آقا صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے وسیلے سے  
مایوس نہ وہ لوٹا جس نے بھی پکارا ہے

مختار نہیں آقا صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ محبوب نہیں گر، وہ  
جو چاند کرے ٹکڑے وہ کس کا اشارا ہے

دربارِ محمد صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں چلتے ہیں گدا بن کر  
آقا صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے غلاموں کا چمکا جو ستارا ہے

محبوب کی باتیں جو سنتا ہے محبت سے  
دلبر تو اسے اپنا ہر چیز سے پیارا ہے

تقدیر مری پلٹی اس ذکرِ مقدس سے  
جب نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سینے میں اتارا ہے

ہے ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرم کی زباں پر بھی  
دنیا میں سکون ہے یہ محشر میں سہارا ہے

## صلی اللہ علیہ وسلم

نعت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیر دیکھئے  
بخشی دل سیاہ کو تنویر دیکھئے

جس کو بھی مست کرتا ہے یہ نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
ہوتا نہیں وہ دل کبھی دلگیر دیکھئے

راہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ چلنے کا جو قصد کر چکے  
باغ جناں ہے ان ہی کی جاگیر دیکھئے

شہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بیٹھا رہوں سدا  
مجھ کو بلائے کب مری تقدیر دیکھئے

وردِ درودِ پاک ہے جس کی زبان پر  
اس کی درِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر توقیر دیکھئے

بن کر مسیحا آگیا اکرم ترا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم  
اس کی نظر ہے کس قدر اکسیر دیکھئے

## صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب ہوئے معراج کی شب عرش پر مہمان آپ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سب رسول و انبیاء میں ہو گئے ذیشان آپ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب چلے لیکر سواری جانبِ عرشِ بریں  
پاگئے بس ایک پل میں منزلِ عرفان آپ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیوں نہ محفل میں سجاؤں آقا صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تیرے نام کی  
مجھ کو گر بخشیں تکلم صورتِ حسانِ آپ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں محبت تیری کی پوشاک کر لوں زیبِ تن  
کب مکریں گے میرے دل کا پورا یہ ارمان آپ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو مدینے کی گلی کے خاکروبوں میں شمار  
ہم غریبوں کو بلا کر یہ کریں احسان آپ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نعت گو سب شاعروں میں نام میرا ہو بلند  
جاری گر دربارِ رحمت سے کریں فرمان آپ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تیرے حسنِ جاں فزا کے معجزے ہیں بے شمار  
 جن کو آئیں دیکھنے نوری فرشتے بار بار  
 مسجدِ اقصیٰ میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم تھے امام الانبیاء  
 مقتدی سارے نبی تھے جب قطار اندر قطار  
 تھیں شبِ معراج تیرے نور ہی کی برکتیں  
 یہ زمین و آسماں بھی تھے سراپا زرنگار  
 تیرے ہی اخلاقِ اعلیٰ کا جہاں پر فیض ہے  
 ہے یہاں اسلام اب تک چار سو جو باوقار  
 تیرے آگے دست بستہ ہیں کھڑے سب امتی  
 اور سارے سرنگوں ہیں اس زمیں کے تاجدار  
 آج اکرم کے جگاؤ اس طرح آقا صلی اللہ علیہ وسلم نصیب  
 ہو مدینے کی زمیں کو بھی تو میرا انتظار

## صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آؤ نامِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو چوم لیں  
ہم بھی روئےِ واضحی کو چوم لیں

جس کی ہیں قرآن میں بھی خوبیاں  
کاش اس کی خاکِ پا کو چوم لیں

جس پہ ہے وایل زلفوں کا ہجوم  
اس جبینِ پارسا کو چوم لیں

گنبدِ خضریٰ کو آئی چھو کے جو  
ہم خوشی سے اس ہوا کو چوم لیں

جس بدن کا ہے پسینہ عنبریں  
اس کی بوئے جاں فزا کو چوم لیں



جس نظر کی دسترس میں آسماں  
اس نظر کے ارتقاء کو چوم لیں

غار جس کو ناز تیرے لمس پر  
اس مقامِ پارسا کو چوم لیں

جس سے اکرم نعت لکھیں نعت گو  
ایسے خامہ پر ضیاء کو چوم لیں

صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک مفلس سا بندہ ہوں سرکارِ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جی  
ہو نگاہِ کرم مجھ پہ اک بار جی

شاہِ طیبہ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں طالب ہوں دیدار کا  
آپ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہی کی عنایت ہے درکار جی

بھینی بھینی جو آنے لگی ہے مہک  
اس کا منبع ہے تیرا ہی دربار جی

بحرِ ظلمات میں ہے سفینہ مرا  
یہ نہ ڈوبے کہیں بیچ منجدھار جی

آج روشن کرو اپنے انوار سے  
یہ درودوں کی محفل بھی سرکار جی صلی اللہ علیہ وسلم

اس کے دل میں بھی چاہت مدینے کی ہے  
جس نے دیکھا مدینہ ہے سو بار جی

بن کے اکرم رہے گا یہ خادم ترا  
آج محفل میں کرتا ہے اقرار جی

## صلی اللہ علیہ وسلم

مجھے جب یاد آتے ہیں تو اکثر یاد آتے ہیں  
مدینے جانے والوں کے مقدر یاد آتے ہیں

کبھی جو ذکر چھیڑوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کا  
فراق و ہجر میں مضطر وہ منبر یاد آتے ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں کی عقیدت یاد جب آئے  
تو بدر واحد کے سارے ہی منظر یاد آتے ہیں

کبھی جو یاد آتی ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈنے والے وہ لشکر یاد آتے ہیں

تصور جب بھی آتا ہے مدینے کی زیارت کا  
وہاں کے سب گلی کوچے معطر یاد آتے ہیں

کبھی جو ڈوب جاتا ہوں محبت کے سمندر میں  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یار اکرم کو برابر یاد آتے ہیں

صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نام تیرا لیا جب تو راحت ملی  
ایسے لگتا ہے جیسے کہ جنت ملی

تیرے در پر ہمیشہ ادب سے جھکا  
ہر بشر وہ جسے تیری شفقت ملی

ایسی آنکھوں میں چٹا نہیں اور کچھ  
دیکھنے کو جنہیں تیری صورت ملی

میری دنیا بھی بدلی اسی روز سے  
مجھ کو جس دن سے تیری قیادت ملی

ان کی خوشیاں بھی اب قابلِ دید ہیں  
طیبہ جانے کی جن کو اجازت ملی

نام تیرا لیا تو ستارے بنے  
میرے لفظوں کو یہ آج عظمت ملی

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم یہ تیری بدولت ہے سب  
آج اکرم کو جتنی بھی عزت ملی

## صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مرے محمد صلی علیہ وسلم مرے نبی صلی علیہ وسلم نے نصیب سب کے جگادے ہیں  
عرب و عجم میں تھے فاصلے جو وہ سارے آ کر مٹادے ہیں

جوان ہونے سے پہلے کافر تو مار دیتے تھے بچیوں کو  
حضور صلی علیہ وسلم میرے کی رحمتیں ہیں حقوقِ نسواں دلا دے ہیں

حقیر عاجز فقیر اکرم بھی تیری مدحت میں لکھے کیا کچھ  
تو بن کے مثلِ بہار آیا تو تھل میں گلشن اگادے ہیں

جو پڑھ رہے ہیں درودِ مومن یہ ہم پہ تیری نوازشیں ہیں  
کہ اس کے قابل تھے ہم بھلا کب جو تو نے ایسے بنا دے ہیں

نہ جانے ہم کو یہ کیا ہوا ہے، ہیں مبتلائے فساد ہم سب  
کتابِ حق کے نزول نے تو یہ سارے فتنے مٹا دئے ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رہ پر چلے چلو تم یہ رہ ہی جنت کی رہ گذر ہے  
ہمارے محسن ہمارے ہادی صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے رستے دکھا دئے ہیں

صلوٰۃ کہنا سلام کہنا یہ عشق آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے  
ہے شکر اکرم خدا کا جس نے یہ حرف لب پر سجا دئے ہیں



صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترا جب قرب پاتے ہیں، مدینے کے گلی کوچے  
ترے قربان جاتے ہیں مدینے کے گلی کوچے

انوکھا وجد کا منظر ہو طاری ان فضاؤں میں  
یہ نعتیں جب سناتے ہیں مدینے کے گلی کوچے

دروِ مصطفیٰ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پڑھتے ہیں سارے ذرے گلیوں کے  
کہ محفل جب سجاتے ہیں مدینے کے گلی کوچے

ترے ہی دم قدم سے آج بھی ہے روشنی ہر سو  
تجھبی سے جگمگاتے ہیں مدینے کے گلی کوچے

پہن کر طوق اکرم جب غلامی کا کوئی جائے  
خوشی سے جھوم جاتے ہیں مدینے کے گلی کوچے

## صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو ہے شاہِ زمیں صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تو ہے شاہِ زماں صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تیری عظمت سے انکار، کس کو یہاں

تیری خاطر ہیں لوح و قلم آسماں  
تیری خاطر زمیں پر سچی بستیاں

تیری خوشبو سے مہکے مدینے کے گل  
تیری خوشبو سے مہکی حسین وادیاں

تیرے اخلاق سے سب متاثر ہوئے  
پیار تیرے نے دنیا یہ کی شادماں

جب جہاں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہوئی  
اور بھی پھر فروزاں ہوئی کہکشاں

ان پہ رہتی ہے تیری نگاہِ کرم  
سوئے طیبہ رواں جو بھی ہیں کارواں

یہ ہے اکرم کی تجھ سے عقیدت کا رنگ  
ہر گھڑی نام تیرا ہے وردِ زباں

صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں لکھ رہا ہوں نعت جو آقا صلی اللہ علیہ وسلم قبول کر  
کانٹے مری خطاؤں کے جتنے ہیں پھول کر

در سے تو آج اپنے اٹھانا نہیں مجھے  
آیا ہوں میں تو سارے زمانے کو بھول کر

اس کے سوا تو کچھ بھی مرے پاس اب نہیں  
زریں مرے حروف کا تحفہ وصول کر

شفقت تری کا سر پہ مرے سائباں رہے  
ممکن مرے لئے بھی تو اس کا حصول کر

پلکیں فورِ عشق سے چومیں گی جالیاں  
اکرم ہے ملتئم کہ نہ ان کو ملوں کر

## صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مرا آقا صلی اللہ علیہ وسلم کرے گا اب عنایت دیکھنا  
مدینے کی مجھے ہو گی زیارت دیکھنا

تھی پہلے خاکِ پائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جو کبھی  
وہی طیبہ کی مٹی میں حلاوت دیکھنا

مجھے کتنی خوشی ہو گی بتا سکتا نہیں  
ملے گی جب زیارت کی اجازت دیکھنا

بلاوا ہے مدینے سے یہ کر لینا یقین  
مگر پہلے تو خوشبو کی علامت دیکھنا

مرا آقا صلی اللہ علیہ وسلم خطا کاروں کی کشتی ڈوبتی  
لگائے گا کنارے اب سلامت دیکھنا

وہ فردوسِ بریں لے جائے گا امت سبھی  
جب اکرم جوش میں آئی شفاعت دیکھنا

صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسم احمد صلی علیہ وسلم کو روبرو رکھنا  
ہر گھڑی آنکھ با وضو رکھنا

راحتِ دل کے واسطے! طیبہ  
دیکھ لینے کی آرزو رکھنا

جو بھی آقا صلی علیہ وسلم کے ہیں غلام ان سے  
میٹھی میٹھی سی گفتگو رکھنا

لحہ لحہ جھکا کے نظروں کو  
سبز گنبد کے روبرو رکھنا

موت آئے تو سامنے میرے  
نقشہ روضے کا ہو بہو رکھنا

مجھ خطا کار کی مرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم!  
روزِ محشر بھی آبرو رکھنا

ہے تہی دست آج بھی اکرم  
اس کے ہاتھوں کی لاج تو رکھنا

صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یا نبی صلی علیہ وسلم لاریب ، لایا تو کتاب  
نام تیرا لینا ہے کارِ ثواب

نام تیرا جن لبوں پر آ گیا  
ان لبوں پر رشک کرتے ہیں گلاب

آ گئیں اس چیز میں سب برکتیں  
ساتھ جن کے لگ گیا تیرا لعاب

تیرے آگے سب زمانہ باادب  
اور کہے ہر شے کہ حاضر میں جناب



تجھ کو ہے محبوب امت یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
تیرے ہو کر کیوں ہیں ہم زیرِ عتاب

رحمتوں کی بارشیں ہیں چار سو  
جن سے کھلتے ہیں خزاؤں میں گلاب

نعت ہی ہے اصل میں جامِ طہور  
اس لئے پیتا ہے اکرم بے حساب

## صلی اللہ علیہ وسلم

خدا بھی تھا طالب تو ہو آشکارا  
فلک سے جو آدم کو نیچے اتارا

قلم تیرے لکھے یہ اوصاف کیسے  
خدا نے بھی تجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پکارا

مریضوں نے پائی شفا ایک پل میں  
تری موجِ رحمت نے جب جوش مارا

کیا ابر نے تجھ پہ سایہ ہمیشہ  
تو کہہ دے تو سورج بھی پلٹے دوبارا

دو عالم کو منظرِ عجب ہی دکھائے  
کیا آب میٹھا جو پہلے تھا کھارا

تو سب کے لئے آسرا بن کے آیا  
مجھے بھی ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ترا ہی سہارا

تو تو چاہے تو کشتی تلاطم سے نکلے  
تو تو چاہے تو گرداب بھی ہو کنارہ

ہے اکرم پہ تیری سدا مہربانی  
کہ مشکل میں جس نے تجھے ہے پکارا

## صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں رہوں گا تیرا ہی خادم مدام  
آقا صلی اللہ علیہ وسلم میں تیرے غلاموں کا غلام

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جس کو نسبت تجھ سے ہے  
ہے وہی بس قابلِ صد احترام

مشکلوں میں تو ہی ہے مشکل کشا  
کون تیرے بن سنوارے میرے کام

اے مرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تو میرا مان رکھ  
گنبدِ خضراء سے کر دے ہمکلام

اس سعادت کے لئے بے چین ہوں  
کوچہ طیبہ میں ہو میرا قیام

تیرے در کی دید کا پیاسا ہے جو  
مر نہ جائے دید کے بن تشنہ کام

اے خدا کے لاڈلے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
دست بستہ پیش ہے میرا سلام

تو سکونِ قلب و جاں کے واسطے  
پڑھ درودِ پاک اکرم صبح و شام

## صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رنگت سفید و سرخ ہے اور جسم پر ضیاء  
بدر و ہلال دیکھ کے کہتے ہیں مرحبا

ذرے مدینے پاک کے آمد پہ سب تری  
کہنے لگے کہ آئے ہیں محبوب کبریا

ہر سو مدینے پاک میں بجنے لگیں دفین  
ہر اک زبان پاک نے یا مصطفیٰ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا

روشن ہیں نور پاک سے روضے کی جالیاں  
ہر اک بشر ہے عشق سے جالی کو چومتا

محفل میں تم حضور صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی صلِ علیٰ پڑھو  
اکرم درود پاک کا جاری ہے سلسلہ

## نعتیہ قطعات

کلمہ پڑھتے رہے جن کا حجر و شجر  
 جن کے ٹوٹے اشارے پہ شمس و قمر  
 فخر سارے رسولوں نے جن پر کیا  
 ذکر ہم بھی کریں ان کا شام و سحر



تیری قربت نصیب ہو جائے  
 ہم پہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نوازشیں کر دے  
 تیرے در پر جو آگئے ہیں اب  
 ہم پہ رحمت کی بارشیں کر دے



حواسِ خمسہ میرے سب معطر کر دئے جس نے  
 کہ دینِ حق کے پھولوں سے یہ دامن بھر دئے جس نے  
 سلام عاشقانہ پیش ہے اس ذاتِ عالی صلی اللہ علیہ وسلم پر  
 کہ مٹھی میں لئے کنکر تو گوہر کر دئے جس نے



ترا ہی نام لینے سے سکوں آیا  
 تری چوکھٹ سے میں نے کیا نہیں پایا  
 جفا کی دھوپ سے بچ جائے یہ دنیا  
 تری رحمت کا بادل گر کرے سایا



میری قسمت کا بھی روشن ہو ستارا لکھ دے  
 روز مجھ کو ہو مدینے کا نظارا لکھ دے  
 بڑی مدت سے پھنسی ہے جو بھنور میں کشتی  
 آج مل جائے گا اس کو بھی کنارا لکھ دے



حالت خوشی کی یا کہ الم کا وجود ہے  
 ہر حال میں ضروری قیام و سجود ہے  
 ہوتی ہیں ایسے شخص پر ہر وقت رحمتیں  
 جن کی زباں کا ورد سلام و درود ہے



## منقبت حضرت علیؑ

تو ہے خیر شکن اے علی مرتضیٰؑ  
تیری آنکھوں کا بوسہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا

تیری جرأت کے چرچے فلک پر ہوئے  
تجھ کو کہتا زمانہ ہے سیفِ خدا

تیری کعبے میں جس دن ولادت ہوئی  
جھومتے تھے مسرت سے ارض و سما

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت قدم ہر قدم پر رہے  
دینِ حق کے لئے جان کر دی فدا

عشق کرنا علیؑ سے اگر عیب ہے  
پھر تو کرتے رہے ہیں یہی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جیسے نبیوں میں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری  
تو علیؑ بھی شجاعت کی ہیں انتہا

تیری میری سمجھ کی رسائی نہیں  
ہے مقامِ علیؑ کو خدا جانتا

تجھ پہ اکرم کرم جس گھرانے کا ہے  
وہ گھرانہ ہے پنج تن کا سب سے بڑا

## سلام آلِ نبی ﷺ کے حضور

سلام تجھ پر امامِ عالیٰ سلام تیرے جمال پر ہو  
زمانہ گزرا جو کم سنی میں سلام ہر ماہ و سال پر ہو

سوارِ دوشِ رسولِ حق پر، گلابِ چہرے پہ مسکراہٹ  
وہ چوم لینا نبی ﷺ کا جس کو سلام اس مکھ نہال پر ہو

حسینؑ تیرا جو حکم ہوتا تو پھوٹتے کربلا میں چشمے  
فرات قدموں میں آ کے کہتا سلام ہاشم کی آل پر ہو

سلام آلِ نبی ﷺ پہ میرا سلام صبرِ رضا پہ ہر دم  
سلام بنتِ بتولؑ تجھ پر سلام تیرے جلال پر ہو

سلام بادِ صبا کو میرا جو چومے مکھڑا حسینؑ تیرا  
کی گردِ چہرے سے صاف جس نے سلام زینبؑ کی شال پر ہو

امام عابدؓ کمال تیرا خطاب کرنا یزیدیوں کو  
سلام سارے زمانوں ہی کا بھی تیرے فکر و خیال پر ہو

حسینؓ نوکِ سناں پہ بھی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پکارتا تھا  
مثال جس کی کہیں نہیں ہے سلام اس بے مثال پر ہو

ہے آلِ احمدؓ سے عشقِ اکرم میں ان کا عاجز غلام ہوں اک  
سلام لاکھوں ہی بازِ میرا جنابِ زہراؓ کے لال پر ہو

## یادِ کربلا

اُفِ خدایا دھوپ اور تشنہ لہی  
کربلا کی یاد آئے آج بھی

تڑپے تھے معصوم بچے کس طرح  
اور علی اصغرؑ نے کیسے جان دی

اے یزیدی فوج تجھ پر حیف صد  
شکل تو نے روند دی اک پھول سی

ظلم کی جب ہو رہی تھی انتہا  
آسماں سے خون برسا اس گھڑی

ہو گئی قربان آلِ مصطفیٰ ﷺ  
 رہ گئی بات آمنہؓ کے لال کی

بیبیاں جب جا رہی تھیں سوئے شام  
 ساتھ ان کے دینِ حق کی آن تھی

زندہ اکرم وہ رہے گا حشر تک  
 جس نے آلِ مصطفیٰ پر جان دی

## داستان کربلا

لکھنے ہیں مجھ کو شعرِ کمالِ حسینؑ پر  
تھا چاند بھی نثارِ جمالِ حسینؑ پر

ہر اک ستم رسیدہ کو وہ دے گئے شعور  
ہر دور کو ہے نازِ خیالِ حسینؑ پر

گردن پہ تیر مارا جو اک شیرخوار کے  
کتنا شدید ظلم تھا آلِ حسینؑ پر

ہر چیز دلفگار تھی پا کر غمِ حسینؑ  
ذرے بھی بے قرار تھے حالِ حسینؑ پر

تھی خاک کربلا کی اگر اشک بار تو  
رویہ تھا آسماں بھی ملا لہ حسینؑ پر



اچھا لگا خدا کو بھی سجدہ حسینؑ کا  
 مولا علیؑ ہیں کعبے کے، کعبہ حسینؑ کا

ہر چیز بحر و بر کی ہے صدقہ حسینؑ کا  
 رب کی رضا سے نشہ ہے کنبہ حسینؑ کا

تڑپا گیا طیور کو منظر وہ دل خراش  
 جب ترتر تھا خون سے جامہ حسینؑ کا

غم کا اندھیرا چھا گیا زینبؑ ہوئی ٹڈھال  
 دیکھا نہ اس سے جائے تھا لاشہ حسینؑ کا

ہر چیز کربلا کی پکارے تھی الاماں  
 جب اٹھ گیا جہان سے سایا حسینؑ کا





طیبہ جو چھوڑ آئی سواری حسینؑ کی  
صغریٰ علیل رہ گئی پیاری حسینؑ کی

رازِ نہاں یہ جانتی تھی بس خدا کی ذات  
تہا رہے گی راجِ دلاری حسینؑ کی

پہلے علیؑ نے جان دی دینِ مبینؑ پر  
اب جاں کرے نثار ہے باری حسینؑ کی

خیموں میں ذوالجناح نے لیں آ کے سسکیاں  
زینبؑ نے جا کے لاش اتاری حسینؑ کی

پھر اس کے بعد شامِ غریباں تھی چار سو  
یا پھر تھی اشکِ بار سواری حسینؑ کی



اک امتحاں تھا آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ثبات کا  
کتنا عظیم دن تھا یہ حر کی نجات کا

دیتے حسینؑ حکم تو ہوتا ضرور یہ  
قدموں کو آنکے چومتا پانی فرات کا

مانگا تھا بس امامؑ نے حجت کے واسطے  
پانی انہوں نے پینا تھا آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا

کربل کے ریکڈار کو دے کر لہو حسینؑ  
سر کر گئے بلند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا

زیب ترے بغیر بتائے گا کون یہ  
ہوتا ہے کرب کتنا جدائی کی رات کا



کربل میں جب امام نے خیمے لگا دئے  
جلتے چراغ کفر کے سارے بجھا دئے

آلِ نبی پہ کتنے یہ لمحات تھے کڑے  
جس دم یزیدی فوج نے خیمے جلا دئے

پہرے یزیدیوں نے بٹھا کر فرات پر  
ہر سمت ظلم و جور کے کانٹے بچھا دئے

برسا فلک سے خون زمیں اشک بار تھی  
نیزوں پہ سر یزیدیوں نے جب سجا دئے

اس کا سہرا جاتا ہے آلِ نبی ﷺ کے سر  
ذرے جو کربلا کے ستارے بنا دئے



حرمت بچانے دین کی چلتا ہے قافلہ  
کس شان آن بان سے بڑھتا ہے قافلہ

پُر عزم ہے تمام عبادت گزار ہے  
آیا مدینے پاک سے لگتا ہے قافلہ

ثابت قدم شجاع ہو گر میر کارواں  
ہر طور جبر و جور سے لڑتا ہے قافلہ

پائے گا وہ ضرور کبھی منزلِ مراد  
آقا صلی اللہ علیہ وسلم درود تجھ پہ جو پڑھتا ہے قافلہ

جس کارواں دین کے سالار ہوں حسینؑ  
ظلم و ستم کے آگے وہ اڑتا ہے قافلہ



مانگی یزیدیوں نے جو بیعت حسینؑ کی  
جیسے نہ جانتے تھے طبیعت حسینؑ کی

نیزے کی نوک پر بھی وہ کلمہ پکارتے  
کیسی مٹھے بے مثال عبادت حسینؑ کی

کونے کے سارے لوگ تو بے فیض ہی رہے  
بس حُر کے کام آئی محبت حسینؑ کی

روزِ جزا بنے گا وہ ساتھی یزید کا  
رکھتا نہیں ہے شخص جو چاہت حسینؑ کی

مولا کی بارگاہ میں وہ شخص ہے عظیم  
پائی ہے جس نے آج بھی قربت حسینؑ کی



مٹ جائے گا نشان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا  
مانا کہا جو میں نے بھی فاسق لعین کا

کتنی عظیم سوچ تھی زہرہ کے لال کی  
کتنا حسین خیال تھا جنت مکین کا

جس کی وجہ سے پایا تھا اس نے یہ تاج و تخت  
نکلا یزید سانپ اسی آستین کا

اس ذات پر سلام ہے میرا بھی لاکھ بار  
جس سے علم بلند ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا

وہ خاک جو فرشتہ تھا لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
ٹکڑا تھا کربلا کی اسی سر زمین کا



نقارے اب تو جنگ کے بجنے لگے تمام نفع عام  
تھے تیغ و تیر ہاتھ میں پکڑے ہوئے تمام

اک سمت جاں نثار بہتر امامؑ کے  
اک سمت بے شمار ہجوم سپاہِ شام

تجھ سا ہوا نہ ہوگا کوئی میرِ کارواں  
عظمت تری کو شاہا ہمیشہ مرا سلام

یہ ذکرِ ذاکرین کی بخشش کا ہے سبب  
جس کو ہوا نصیب وہی پا گیا مقام

پروردگار میرے انہیں بخش دے عروج  
لکھے جو میں نے شعر ہیں ابنِ علیؑ کے نام



عباس جب فرات کی جانب ہوئے رواں  
سورج کی آب و تاب تھی جیسے ہوں بجلیاں

کربل کی ریت آتشِ نمرود جب بنی  
ابن علیؑ - خلیل کی صورت تھے درمیاں

ایسی جلی نہ پھر کبھی ظلم و جفا کی آگ  
ایسی ہوئیں نہ پھر کبھی آتشِ فشانیاں

صد حیف شامی حاکمِ جابر کی سوچ پر  
صد حیف کوفے والوں کی ریشہ دوانیاں

دے کر لہو حسینؑ نے بخشی جنہیں بقا  
یومِ حساب تک یہ رہیں گی کہانیاں





برسے وہ تیغ و تیر حسین سوار پر  
سورج نے آنکھیں موند لیں اپنے مدار پر

باغِ علیؑ کے پھول جو جھلسائے آگ نے  
سکتہ سا طاری ہو گیا فصلِ بہار پر

یہ جانتے ہوئے بھی چلے اس طرف امامؑ  
ہر سمت مشکلات تھیں جس رہگذار پر

یارب مرے قلم کو وہ اسلوب بخش دے  
نوحہ لکھوں امامؑ کے ہر جاں نثار پر

پایا ہے جس کی خاک نے رتبہ حسینؑ سے  
سو بار ہے سلام مرا اس دیار پر



فائز ہوئے تمام وہ ارفع مقام پر  
ساتھی ہوئے نثار جو عالی امام پر

صد حیف اہل کوفہ ہی غمگین نہیں ہوئے  
پر آسماں تو رو دیا تھا قتلِ عام پر

اکبرؑ حسینؑ قاسمؑ و عباسؑ، حرؑ شہید  
ان سب نے جان وار دی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر

کربل کے ہر شہید کو معلوم تھی یہ بات  
جنت کے باغ ان سے ہیں دوچار گام پر

حق گوئیء حسینؑ نے پایا عروج تو  
لکھا گیا زوال یزیدی نظام پر



باطل کے آگے سر کبھی جھکنے نہیں دیا  
دھبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پہ لگنے نہیں دیا

لائے امام سامنے جب آفتاب دیں  
تو پھر چراغ کفر کا جلنے نہیں دیا

ہے معجزہ امام ترے اہل بیت کا  
سکہ یزید وقت کا چلنے نہیں دیا

اک بار جو نکال دیا زہر سانپ نے  
اس کو دوبارہ زہر وہ بھرنے نہیں دیا

کٹوا دئے حسینؑ نے سارے ہی جاں نثار  
پر راستی کے پیڑ کو کٹنے نہیں دیا



مقتل میں جو حسینؑ پہ قربان ہو گئے  
وہ جسم و جان وار کے ذیشان ہو گئے

زندہ حسینؑ بعد شہادت کے بھی رہے  
فانی مگر یزید کے ارمان ہو گئے

اس کو متاعِ دین سے کچھ بھی نہیں ملا  
لیکن حسینؑ وارثِ قرآن ہو گئے

سارے یزیدی لوگ ہی کانٹوں کی ہیں مثال  
اور اہل بیت مثلِ گلستان ہو گئے

رکھی جنہوں نے انس و عقیدتِ امامؑ سے  
ان کے تمام مرحلے آسان ہو گئے



کربل تو ایک نام ہے جبرِ یزید کا  
یہ دن ہی ہے حسینؑ کے صبرِ سعید کا

کربل تو ایک نام ہے زینبؓ کے ویر کا  
ہے بے مثال مرتبہ عابد اسیر کا

کربل تو ایک نام ہے اجڑے دیار کا  
بے شک وہ امتحان تھا ہر جاں نثار کا

کربل تو ایک نام ہے اموی زوال کا  
دراصل یہ عروج ہے ہاشم کی آل کا

کربل تو ایک نام ہے خیموں کی دھول کا  
کتنا بڑا مقام ہے زہراؑ کے پھول کا

## نوحہ شہیدانِ کربلا

امام عالی مقامؑ دیکھو شہید ہونے کو جا رہا ہے  
وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے بختِ جگر کا لاشہ اٹھا رہا ہے

نڈھال عباسؑ نے جو دیکھا ہے پیاسِ اصغرؑ کی انتہا پر  
یزیدیوں کے لگے ہیں پھرے تو پھر بھی پانی وہ لا رہا ہے

نڈھال ہو کر وہ تشنگی سے نثار ہوتا ہے دینِ حق پر  
ہے فخر جس کو کہ میرا نانا صلی اللہ علیہ وسلم تو آبِ کوثر پلا رہا ہے

اٹھا کے عباسؑ کا وہ لاشہ حسینؑ خیمے میں لا رہے تھے  
ندا سنائی یہ دے رہی تھی شہیدِ جنت کو جا رہا ہے

ہے باری لختِ حسین کی اب وہ زین گھوڑے پہ کس رہا ہے  
مجھے اجازت ہو میرے بابا ادب سے سر کو جھکا رہا ہے

نڈھال چہرے سے لاڈلے کو امامِ عالی مقام بولے  
کہ دینِ حق کو بچالے جا کر جو آج تجھ کو بلا رہا ہے

## بنام امام عالی مقامؑ

تشنہ لہی کو دیکھ کے نہر فرات پر  
 سکتہ سا طاری ہو گیا تھا شش جہات پر  
 سن کر جو اہل بیت کے نوے ہوا حزیں  
 لاکھوں سلام اس کی ہے طرزِ حیات پر  
 جبر یزید سے بھی جو سر خم نہیں ہوا  
 چرخِ کبود نازاں ہے اس کے ثبات پر



پھر آ گیا خلیفہ ہی شکلِ حسینؑ میں  
 آتش کدہ یزید کا گلزار کر دیا  
 حرمت حسینؑ رکھ گئے نانے کے دین کی  
 جب بیعتِ یزید سے انکار کر دیا  
 اپنی مثال آپ ہیں یکتا حسینؑ ہیں  
 قربان جس نے دین پر گھر بار کر دیا



## منقبت

پیر طریقت، رہبر شریعت  
 پروفیسر مقصود الہی نقشبندی عرف محبوب سائیں مدظلہ

سائیں تری چاہت ہے جو مقصود ہمارا  
 چکا ترے ماتھے پہ ولایت کا ستارا

سنت ہے ہویدا تری ہر ایک ادا سے  
 اس سے نہیں غفلت تجھے ہر گز ہی گوارا

چرچا ہے ترے نام کا اس پاک وطن میں  
 جب سے تو نے اسلام کے گلشن کو نکھارا

کشتی جو خطاؤں کے سمندر میں پھنسی تھی  
 سائیں تری کوشش نے اسے پار اتارا

سائیں ترے ممنون ہیں عشاقِ محمد ﷺ  
 ہے جن کے مقدر کو بہت تو نے سنوارا

ٹل جائیں بلائیں یہ مری تیری دعا سے  
تو ڈوبتے تنکے کو ملے آج سہارا

تیرے ہی وسیلے سے ہے دیدارِ مدینہ  
لولاک کے والی کا اگر ہوگا اشارا

اکرم بھی ترے دستِ دعا کا ہوا طالب  
تیرا جو ہوا، ہوتا نہیں اس کو خسارا



[

# Faizan-e-Naat

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کہنے سے راحت ملی مجھے  
فیضانِ نعت کی یہ سعادت ملی مجھے  
آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی طفیل ہے یہ علم و آگہی  
اور شعر و شاعری کی فراست ملی مجھے  
اکرم سعید اکرم

جناب محمد اکرم سعید اکرم ایک پختہ گو، کہنہ مشق اور تجربہ کار صاحبِ اسلوب اور  
صاحبِ فکر شاعر ہیں ان کی علمی و فنی تربیت جناب بیدل حیدری مرحوم اور جناب ارشاد  
جالندھری کی صحبتوں میں ہوئی ہے۔ انہیں عروض میں سندِ فراغت بھی مل چکی ہے۔ ان  
کے مجموعہ غزل ”چاہتوں کی رہگذر“ کے بعد ان کا نعتیہ مجموعہ ”فیضانِ نعت“ منصہ شہود پر  
آ رہا ہے۔ ان کی نعت میں عقیدت و محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وفور، حاضری و حضوریء طیبہ کا  
شعور اور سوز و گداز کا کیف و سرور بدرجہ اتم موجود ہے وہ عشق و مستی میں ڈوب کر مدح  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ ان کے اندازِ بیاں کی نمایاں خوبی سادگی،  
سلاست اور سہل متعرج ہے۔ ان کے بہت سے اشعار نعت خوانوں کی زباں پر ہیں۔ دعا  
ہے بارگاہِ ایزدی میں ان کا یہ نعتیہ مجموعہ مقبول ہو۔ اور بارگاہِ رسالت میں اسے شرف  
باریابی حاصل کرے (آمین)